بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

وہ کیبن کے باہر کھڑے شیشے میں اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی اور شاہ اندر سے اسے دیکھ رہا تھا کیوں کہ شیشہ ٹوِان وَن تھا اور اس بات سے شاہ کے علاوہ صرف افروز واقف تھا۔

جیا نے چند گہرے سانس لے کر دروازہ ناک کیا اور 'یس' کی آواز پر اندر آ گئی پر شاہ کی شکل دیکھ کر اسکی ضبط کی ہوئی ہنسی نکل گئی جسے چھپانے کے لیئے وہ سر جھکا گئی جبکہ شاہ کا دل کیا کہ اسکا جھکا سر ایسے ہی زمین پہ مار دے۔

"سر زیادہ تو نہیں لگی" جیا نے بڑے کمال سے ہنسی ضبط کر کہ معصومیت سے پوچھا۔

"اے لڑکی فضول بکواس نہیں سننی مجھے" شاہ نے غصے سے کہا۔

"سوری سر....پر میری کوئی غلطی نہیں اب آپ کا حلیہ ہی چوروں جیسا تھا میں کیا کرتی" جیا نے کان کھجا کر کہا تو شاہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم لڑکی نکلو میرے کیبن سے جلدی..آؤٹ" شاہ نے انگلی دکھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ جی سر کہہ کر پلٹ گئی۔

"سر گھر جا کر ٹکور کر لیجیئے گا بہت فرق پڑے گا...اور میرا نام اجیہ ہے لڑکی نہیں" جیا نے ایک دم مڑ کر کہا اور پھر پھرتی سے باہر نکل گئی اور شاہ غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت لیئے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

وہ نو بجے آفس گئی تھی لیکن ساڑھے دس بجے ہی افروز نے اسے کل آنے کا کہہ کر گھر بھیج دیا کیونکہ شاہ فلحال اجیہ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ ہال میں داخل ہوئی تو سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے وہ چلتی ڈائننگ ٹیبل کے پاس آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"السلام علیکم بٹ فیملی! اماں جان پلیز مجھے بھی پراٹھا دیں وہ بھی دھنیا، پودینہ اور ہری مرچوں والی چٹنی کے ساتھ" اس نے سب کو سلام کر کے نازنین سے کہا اور سب کو دیکھا جو اسے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"کیا..." جیا نے بھی سوالیہ انداز میں مسکرا کر پوچھا۔

New Era Magazine

"بیٹا جی آپ کا آج شاید جاب کا پہلا دن تھا اور اب اس وقت گھر خیریت" حاکم بٹ جو ناشتہ کر کہ اٹھنے ہی لگے تھے اسے دیکھ کر دوبارہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"جی وہ...." جیا نے بولنا شروع ہی کیا کہ شافع بولا۔

"ہائے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آپکو پہلے دن ہی جاب سے نکال دیں گے تو میں سزا ہی نہ بھگتتا" شافع نے دہائی دی تو جیا نے اسے گھورا۔

"آپی آپکو جاب سے نکال دیا" منہ میں راٹھا رکھتے علی نے پوچھا تو ولید نے بھی اشارے سے پوچھا جس پر جیا نے نفی میں سر ہلایا۔

"ارے یار بولنے دو گے تو بتاؤں گی نہ کب سے خود ہی قیاس آرائیاں کیے جا رہے ہو نکالا نہیں ہے وہ.....دراصل آج باس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو مجھے گھر بھیج دیا کیونکہ جب باس ہی نہیں ہو گا تو کام کیا کروں گی" جیا نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بتایا آخر کارنامہ ہی ایسا انجام دیا تھا۔

New Era Magazine

"ہاں لیکن باس کی طبیعت سے آپکی جاب کا کیا تعلق ہوا بھلا باقی سب کو بھی چھٹی ہو گئی ہے کیا "ولید نے کشمکش کا شکار ہوتے ہوئے پوچھا تو جیا نے اسے آنکھیں دکھائیں وہ بال کی کھال نکالنے والا بندہ تھا۔

"اوئے جاسوس ذرا دماغ استعمال بھی کر لیا کرو میں باس کی پرسنل سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہوں اب باس ہی نہیں ہو گا تو میں وہاں رہ کر انڈے بیچتی" جیا نے اسے گھورتے ہوئے بتایا تو وہ اوو کہہ کر چائے پینے لگا۔

"اچھا بیٹا جی میں جا رہا ہوں میٹنگ ہے شام کو ملاقات ہو گی اب" حاکم بٹ نے کھڑے ہوتے ہوئے جیا سے کہا اور اس کی پیشانی چومتے باہر نکل گئے اور ساتھ ہی محمود بٹ بھی نکل گئے۔

"چلو آج گھر ہو تو ناشتہ کر کہ اپنے کمرے کی تفصیلی صفائی کرو" نازنین نے اسکے سامنے پراٹھا رکھتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنا کر انہیں دیکھنے لگی۔

"ارے نہیں مجھے اپنی پینٹنگ مکمل کرنی ہے اماں کمرہ صاف ہی ہے" جیا نے پینٹنگ کا بہانہ بناتے ہوئے کہا تو نازنین اسے گھور کر رہ گئیں۔

"بہانے بنوالو بس اس لڑکی سے مجال ہے جو یہ کوئی کام کر لے کبھی...." نازنین ہمیشہ کی طرح شروع ہو چکی تھیں لیکن آج جیا انہیں جواب دینے کی بجائے مسکرا رہی تھی آج واقع ہی وہ خوش تھی۔

"کیوں تنگ کرتی ہو بھابی کو جیا دیکھنا اب ناراض ہو جائیں گی وہ" نبیحہ نے چائے کا کپ جیا کے سامنے رکھتے ہوئے بولیں۔

"کوئی بات نہیں چچی میں منالوں گی انکو" جیا نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہاں بیٹھے سب ہنس پڑے تبھی جیا کا فون بجا جہاں اسکی شیطانوں کی کانفرنس کال آرہی تھی وہ سب سے ایکسکیوز کرتی چائے کا کپ اٹھائے ہال سے باہر نکلتی دوسری جانب بنی گیلری میں کھڑی ہو گئی۔

"ہاں کیسا جا رہا ہے پہلا دن جاب کا" ہیلو بولتے ہی صبا نے پوچھا۔

"ٹائم پہ تو اٹھ گئی تھی نہ یا ناز آنٹی نے اپنے چھتر سے تمہاری تشریف سینکی تھی" ماہی نے بکواس کرنا ضروری سمجھا تو جیا کا قہقہہ نکل گیا اب وہ ماہی کو کیسے بتاتی کے نازنین نے تو نہیں پر اس نے ضرور اس انگریز کا حال بے حال کر دیا تھا۔

"ہاہاہاہا شرم تو نہیں تم تینوں کو نہ سلام نہ دعا اور بس شروع ہو گئی ہو" جیا نے ہنستے ہوئے کہا-

"اب بتیسی کیوں نکال رہی ہو بتاؤ بھی کام کیسا جا رہا" صبا نے بھی جھنجھلا کر پوچھا-

"دانت تو ایسے نکال رہی ہے جیسے کے-ٹو پہاڑ سر کر لیا ہو" ماہی نے طنز کرتے ہوئے کہا-

"بس سمجھ لو کہ کے-ٹو سر نہیں کیا پر سر کے بل گرا لیا تھا" جیا نے اس لمبو مسٹر انگریز کے گرنے کو یاد کرتے ہوئے چہک کر کہا-

"ہیں کیا بول رہی ہو یار مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کچھ" گونگی بنی ماہ حیران ہوتے ہوئے بولی-

"پہیلیاں نہ بجھواؤ یار سیدھی بات بتاؤ" صبا نے بے صبری سے پوچھا-

"بتاؤں گی آج دوپہر کو شاپنگ پہ چلتے ہیں پھر سب بتاؤں گی تم تینوں مین روڈ والی سڑک پر آ جانا میں تین بجے گاڑی میں ادھر ہی ویٹ کرونگی........ٹھیک ہے" جیا نے سارا پلین ترتیب دیتے ہوئے ان سے پوچھا جو کشمکش کا شکار تھیں-

"کیا بک بک کیئے جا رہی ہو تمہیں اچھے سے پتہ ہے کہ مجھ سے صبر نہیں ہوتا پھر بھی تم سسپنس پھیلا کر میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو" ماہی نے جل کر کہا تو صبا نے بھی اسکی تائید کی۔

"صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے نہ یار اب زیادہ ڈرامے مت کرو اور آجانا ٹائم پہ اللہ حافظ" جیا نے ان کو جلدی سے کہا اور فون بند کر دیا پھر ہنس دی اور نازنین کو منانے چل دی کیونکہ شاپنگ پہ جانے کی اجازت جو لینی تھی۔

عالم بٹ آج دوپہر کو ہی گھر آگئے تھے... کیونکہ ان کی تینوں بیٹیوں کی فرمائش تھی کہ وہ دوپہر کا کھانا انکے ساتھ کھائیں..... ان تینوں نے عرصے بعد عالم بٹ سے کوئی فرمائش کی تھی تو وہ کیسے پورا نہ کرتے... اس وقت وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھے جبکہ زرمین اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔

زرمین عالم بٹ کی ہنوز خاموشی سے پریشان تھیں وہ انکا خیال رکھتے تھے انکی آنکھوں سے محبت جھلکتی تھی لیکن لبوں پر خاموشی کا راج تھا جبکہ ایمان، مزنٰی اور منزہ کے ساتھ عالم بٹ کا رویہ اب نرم اور بہت محبت والا ہو گیا تھا... شاہ کے ساتھ بھی وہ محبت سے پیش آتے لیکن وہ انہیں

اس بری طرح سے نظرانداز کرتا کہ زرمین شرمندہ ہو جاتیں...وہ اپنے خیالوں میں تھیں جب انکی نظر داخلی دروازے سے اندر آتے شاہ پر پڑی جس کی چال میں لنگراہٹ اور چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔

"مصطفی...کیا ہوا تم ٹھیک ہو ایسے کیوں چل رہے ہو" زرمین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے فکرمندی سے شاہ سے پوچھا تو باقی سب بھی متوجہ ہو گئے۔

"کچھ نہیں امی وہ بس... چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا پر میں ٹھیک ہوں" شاہ نے زرمین کو مطمئن کرنا چاہا پر اس کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر وہ گویا تڑپ گئیں۔

"آؤ میں لے جاتا ہوں" عالم بٹ نے شاہ کے قریب آتے ہوئے کہا جس کو چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔

"نہیں.....اسکی ضرورت نہیں میں خود جا سکتا ہوں" شاہ نے عالم بٹ کو صاف منع کرتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا اور آگے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ عالم بٹ کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔

"بھائی میں اور مزنی لے جاتے ہیں آپکو" ایمان نے شاہ کو لڑ کھڑاتے دیکھ کر کہا اور مزنی کے ساتھ مل کر اسے صوفے پر بٹھایا۔

"میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں تم آرام سے بیٹھو" عالم بٹ نے فکر مندی سے دوبارہ کہا اور جیب سے فون نکالا۔

"نہیں آپکو تکلف کرنے کی ضرورت نہیں مجھے کسی ڈاکٹر کو نہیں دکھانا" شاہ نے اب تلخی سے سخت لہجے میں کہا تو اب کی بار زرمین شرمندہ ہو گئیں۔

"کیوں نہیں دکھانا تمہاری شکل سے لگ رہا ہے کہ تکلیف میں ہو... آپ فون کریں" زرمین نے شاہ کو گھورتے ہوئے کہا اور بیک وقت عالم بٹ سے بھی مخاطب ہوئیں۔

"نہیں... میں ڈاکٹر کو دکھا کر آیا ہوں کچھ نہیں ہوا بلکل ٹھیک ہوں میں اس لیئے منع کر رہا ہوں" شاہ نے سنجیدگی سے بہانہ بناتے ہوئے کہا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ڈاکٹر آکر اسے دیکھے ورنہ پول کھل جاتی کہ ایکسیڈنٹ نہیں دھلائی ہوئی ہے۔

"بھائی یہ ہلدی والا دودھ پی لیں پھر درد نہیں ہو گا آپکو" ایمان نے شاہ کو دودھ کا گلاس تھماتے ہوئے کہا تبھی عالم بٹ بولے۔

"ایمان بچہ خالی دودھ نہیں ٹکور بھی کرو مصطفیٰ کو اس سے بھی بہت آرام ملے گا" عالم بٹ نے ایمان کو کہا تو اس نے ایک دم سر اٹھا کر انہیں دیکھا جو بلکل اس بدتمیز لڑکی کی بات دھرا رہے تھے لیکن ان کے چہرے پر فکر مندی صاف عیاں تھی جبکہ اس لڑکی کے چہرے پر شرارتی اور تمسخرانہ مسکراہٹ تھی....شاہ نے غصے سے سوچتے ہوئے جبڑے بھینچے لیکن دل ہی دل میں عہد کیا کہ اس لڑکی کو ایسا سبق سکھائے گا کہ ہمیشہ یاد رکھے گی۔

وہ تینوں پچھلے پندرہ منٹ سے اسکا انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ اسے کوس رہی تھیں جو ہمیشہ کی طرح آج بھی وقت پر نہیں آئی تھی۔

"اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا.. دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے پر جیا کبھی ٹائم پہ نہ آئے" صبا نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اففف...مجھے لگ رہا ہے کہ میری قلفی جمنے والی ہے" ماہ نے مفلر ناک پر لپیٹتے ہوئے کہا۔

"آنے دو اس کو ذرا میں بتاتی ہوں..ایک تو صبح سے سسپنس پھیلایا ہوا ہے اس سر پھری نے اور اوپر سے انتظار بھی کرو میڈم کا" ماہی نے بے چینی سے کہا تبھی ان کے پاس گاڑی رکی تو وہ تینوں شکر ادا کرتی بیٹھ گئیں۔

" قبض ہو گئی تھی کیا تمہیں جو اتنی دیر لگا کر آئی ہو" ماہی گاڑی میں بیٹھتے ہی اس پر چڑھ دوڑی جبکہ وہ تینوں اسکی بات سن کر ہنس پڑیں۔

"چوّل لڑکی اچھی بات بھی کر لیا کرو کبھی پر جیسے کہ آج میں بہت خوش ہوں سو جاؤ معاف کیا" جیا نے احسان جتاتے ہوئے کہا اور آخر میں کھلکھلا پڑی۔

"مر جانی اب پھوٹو بھی بو تھی کو ذرا تکلیف دو اور بکو صبح کا اکیلے ہی ہنس ہنس کر میرا جی جلا رہی ہو" ماہی نے منہ بنا کر دانت پیستے ہوئے بے صبری سے کہا۔

"ہاں او جیا یار بتا بھی دو اب..... میں تو سوچ سوچ کہ تھک گئی ہوں کہ آخر کیا معرکہ انجام دیا ہے تم نے" صبا نے بھی استفار کیا تو جیا کی ہنسی چھوٹ گئی لیکن ان دونوں کے گھورنے پر سنبھلی
-

"اووو...اچھا چلو مال چلتے ہیں وہاں کھانا کھاتے ہیں پہلے...ٹائم بھی ہو گیا ہے ادھر بتاؤں گی"
جیا نے گاڑی مال کے باہر روکتے ہوئے کہا تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گئیں۔

"اب پھوٹ بھی دو کیا گوند چپکالی ہے" ویٹر کو آرڈر لکھوانے کے بعد ماہی بے صبری سے بولی
تو جیا نے صبح کا قصہ سنانا شروع کر دیا لیکن جیسے جیسے وہ بتاتی گئی ان کے لیئے ہنسی ضبط کرنا مشکل
ہو گیا اور آخر میں وہ چاروں ہنستے ہوئے پاگلوں کی طرح لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں۔

"ہاہاہاہاہا او مائی گاڈ...تم نے اپنے باس کی ہی دھلائی کر دی ہاہاہاہا" صبا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بیچارے نے پھر بھی رکھ لیا کام پہ تمہیں" ماہ نے بیچارگی سے کہا تو جیا کی ہنسی چھوٹ گئی اب وہ
کیسے بتاتی کے آج وہ جللکڑا بیچارہ ہی لگ رہا تھا۔

"اللہ پوچھے تمہیں کمینی کہیں کی...تم سوکھے منہ بتا رہی ہو بس ہمیں" ماہی نے ہنسی کنڑول کر
کے مصنوعی غصے سے کہا۔

"منہ گیلا کر کے بتا دیتی ہوں یار بس ویٹر کوک لے آئے" جیا نے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا تو صبا اور
ماہ ہنس دیں۔

"دفع ہو جاؤ میرا مطلب تھا کوئی ویڈیو وغیرہ بنالیتا ہے بندہ" ماہی نے جیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی ایکشن مووی کی شوٹنگ چل رہی تھی نہ جو ویڈیو بنالیتی" ماہ نے ہنستے ہوئے کہا تو باقی سب بھی ہنس دیں۔

اوو ہاہاہاہ.... ویسے اگر میں تم لوگوں کو بتادوں کہ میرا باس جسکی میں نے دھلائی کی تھی وہ کون تھا تو تم لوگوں کے پیٹ میں بل پڑ جائیں گے" جیا نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے فخریہ مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے ہوئے کہا۔

"کون تھا" تینوں نے ہم آواز میں پوچھا تو جیا کا قہقہہ نکل گیا پر انکی بے صبری اور غصہ دیکھ کر بولی۔

"وہ...... نیلیا تھا" جیا نے مین سسپنس ختم کر کہ فخر سے ان تینوں کو دیکھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھیں اور پھر انہیں ہنسی کا جو دورا پڑا وہ دیکھنے لائق تھا۔

"پر کیسے... وہ ہاہاہاہا اسسٹنٹ نہیں تھا عابی بھائی کا توبہ دھلائی کر دی اسکی ہاہاہاہا" ماہی نے ہنستے ہنستے پوچھا۔

"ہنستے ہوئے ڈھول یہ اسسٹنٹ والی بات تم نے اپنے سے کہی تھی اور میں بھی یہی سمجھی تھی پر مجھے کیا پتا تھا کہ جسکی میں دھلائی کر رہی ہوں وہ انگریز پلس نیلیا میرا باس نکلے گا" جیا نے ماہی کی صحتمند جسامت پر چوٹ کی اور اداکاری کرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"افففف بد تمیز معافی وغیرہ مانگی ہے یا منہ اٹھا کہ آ گئی ہو" صبا نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"معافی کے ساتھ مشورہ بھی دیا تھا میں نے تو" جیا نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"کیا.. کونسا.. کیسا" تینوں نے پوچھا۔

"یہی کہ سر گھر جا کر........ ٹکور ضرور کر لیجیئے گا" جیا کا یہ کہنا تھا کہ وہ تینوں منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس پڑیں۔

"تم نے یہ.... یہ ٹکور والا مشورہ دیا تھا" ماہ نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا اور صبا ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے جیا سے کسی ایسے ہی مشورے کی امید تھی اور ماہی ہنس ہنس کر ڈھول کی طرح بجتی جا رہی تھی۔

"ہاں نہ اب بیچارے کو بیٹھنے میں تکلیف ہو رہی تھی بلکہ چل بھی تھوڑا لڑ کھڑا کر رہا تھا اس لیئے مشورہ دیا اب اتنی بھی ظالم نہیں ہوں میں یار" جیا نے ہمدردی بھرے لہجے میں کہا۔

"پر اس نے رکھ کیسے لیا ہے آئی مین کیسے" ماہ نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے یار اس نیلیا کو آفت مول لینے کی عادت ہو گی تبھی تو جیا کو رکھا ہے" صبا نے جیا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا جو اسے گھور رہی تھی پھر ہنس دی۔

"کہاں رکھ رہا تھا جللکڑا کہیں کا وہ تو دوسرے باس نے سمجھایا پھر کہیں مانا جا کے...... شوخانہ ہو تو پر دیکھنا کیسے میں اس انگریز کی بینڈ بجاتی" جیا نے منہ پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا اور پھر چاروں ہنس دیں لیکن ویٹر کے آنے پر سنبھل گئیں.... پر ان تینوں کو اب صحیح معنوں میں اس انگریز سے ہمدردی ہو رہی تھی جس کی آئے دن اب ٹھیک ٹھاک بینڈ بجنے والی تھی۔

آج وہ دس منٹ پہلے ہی آفس آگئی تھی اور سب کو وش کر کے ہنستے ہوئے فورتھ فلور پہ آئی اور کیبن میں آگئی لیکن سامنے شاہ کو دیکھ کر اسے کل والا واقعہ یاد آیا اور اسکی ہنسی میں مزید اضافہ ہو گیا وہ نہیں جانتی تھی کہ انگریز کیبن میں ہی ہے جب کے جیا کو دیکھ کر شاہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا-

"تم ال مینرڈ لڑکی کسی نے سکھایا نہیں کے ناک کر کے آتے ہیں" شاہ اسے ہنستا دیکھ کر برس پڑا-

"نیلیا.....اوو مطلب کے سر مجھے کونسا الہام ہوا تھا کے آپ یہاں تشریف فرما ہیں" جیا نے ہنسی دبا کر کہا-

"تم بدتمیز لڑکی....مجھے صبح صبح کافی چاہیے ہوتی ہے.....جاؤ میرے لیے کافی لے کر آؤ.......ناؤ" شاہ نے حکم دیتے ہوئے کہا تو جیا منہ بنا کر یس سر کہتے باہر نکل گئی-

"دیکھ لوگا تمھیں میں.... قینچی کی طرح چلتی زبان بند نہ کی تو شاہ نام نہیں میرا" شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور لیپ ٹاپ کھول کر کام کرنے لگا-

"ارے کیا ہوا کدھر جا رہی ہو تم اور کیا بڑبڑائے جا رہی ہو" فورتھ فلور کے ریسپشن پر بیٹھی رابعہ نے جیا کو بلایا جو زبان چلانے کے ساتھ کچھ ڈھونڈتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"ہائے شکر ہے کوئی تو ملا.... وہ لاڈ بہادر صاحب کو کافی چاہیے صبح صبح ہاہ...... کافی لے کر آؤ!!!! اب مجھے کیا پتا کے جناب کو کافی بھی چاہیے ہوتی ہے اب کہاں سے لاؤں میں" جیا نے شاہ کی نقل اتارتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو رابعہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ہاہاہاہا کتنی کیوٹ لگ رہی ہو تم" رابعہ نے جیا کو دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں میں کیوٹ ہی لگتی ہوں پر وہ ایک نمبر کا سڑو ہے.... اچھا تم بتاؤ کافی کدھر سے لانی ہے" جیا نے شاہ کی شان میں قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا پھر رابعہ سے پوچھا۔

"ارے ادھر ہی واش رومز کے سامنے والی راہداری میں جاؤ اور بائیں سائیڈ پہ کچن ہے" رابعہ نے اسے راستہ بتاتے ہوئے کہا تو وہ شکریہ کہہ کر چل دی۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine